# 69917 ـ قربانی کا جانور گر گیا اور مرنے سے قبل اسے ذبح کر لیا گیا تو کیا یہ قربانی شمار ہو جائےگی؟

## سوال

ہمارے گھر کی چھت سے قربانی کا جانور نیچے گر کیا تو گھر والوں نے مرنے سے قبل اسے ذبح کر لیا، کیا یہ جائز ہے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کے سوال سےظاہر یہ ہوتا ہے کہ آپ لوگوں نے جانور نماز عید سے قبل ذبح کیا ہے، اگر تو معاملہ ایسے ہی ہے تو یہ قربانی نہیں ہوگی، کیونکہ قربانی کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ قربانی کے ایام اور وقت میں ذبح کی جائے، اور وہ عید کا دن اور اس کے بعد تین دن ہیں.

جندب بن سفیان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحی کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید پڑھا لی تو ایك ذبح شدہ بكری دیكھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی نماز عید سے قبل بکری ذبح کی وہ اس کی جگہ اور بکری ذبح کرے، اور جس نے ذبح نہیں کی وہ اللہ تعالی کا نام لے کر ذبح کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 942 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1960 ).

تو اس بنا پر اگر یہ جانور قربانی کا تھا تو اس کے بدلے اور ذبح کرنا ہو گا.

لیکن اگر آپ نے قربانی کے وقت میں جانور ذبح کیا اور اسے قربانی کی نیت سے خریدا تھا تو یہ کفائت کر جائےگا، اور قربانی شمار ہوگی، چاہے چھت سے گرنے کے باعث اس کی ہڈی وغیرہ بھی ٹوٹ گئی ہو، مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر ( 39191 ) کا جواب ضروری دیکھیں.

دوم:

اور آپ كا اس جانور كو ذبح كرنا صحيح ہے يا نہيں؟ اس كے متعلق گزارش ہے كہ اگر تو آپ نے اسے مرنے سے قبل ذبح كيا ہے تو صحيح ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى نے گلا گھٹنے اور كسى ضرب سے ( جو كوئى پتھر يا لوہے وغيرہ كى ضرب سے مرے ) اور اونچى جگہ سے گرنے والے ( جيسا كہ آپ كے ذبح كردہ جانور كے ساتھ ہوا ) اور جسے درندے چيڑ پھاڑ ڈاليں اور وہ مر جائے تو ان سب كو اللہ تعالى حرام قرار ديا ہے.

ليكن اگر ان جانوروں كو مرنے سے قبل ہى شرعى طور پر ذبح كر ليا جائے تو وہ حلال ہونگے.

فرمان بارى تعالى ہے:

تم پر مردار، اورخون، اور خنزير كا گوشت، اور جس پر اللہ تعالى علاوہ كسى اور كا نام ليا گيا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو كسى ضرب سے مر گيا ہو، اور جو اونچى جگہ سے گر كر مرا ہو، اور جو كسى سينگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے كسى درندے نے پھاڑ كھايا ہو حرام كر ديا گيا ہے، ليكن جسے تم ذبح كر ڈالو تو وہ حرام نہيں ہے المآئدۃ ( 3 ).

ابن كثير رحمہ اللہ تعالى اس آيت كى تفسير ميں كہتے ہيں:

قولہ تعالى:

مگر جسے تم ذبح كر ڈالو . اس ميں ضمير اس طرف لوٹ رہى جس جانور ميں موت كا سبب پايا گيا اور اس كى زندگى ختم ہونے سے قبل اسے ذبح كر ليا گيا تو اس كى طرف لوٹےگى، اور يہ ضمير اس طرف لوٹ رہى ہے:

اور گلا گھٹنے سے مرنے والا، اور ضرب لگنے سے مرنے والا، اور اونچى جگہ سے گر كر مرنے والا، اور كسى كے سينگ مارنے سے مرنے والا اور جسے درندے چير پھاڑ ديں .

ديكھيں: تفسير ابن كثير ( 2 / 11 - 12 ).

كعب بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ان كى ايك لونڈى سلع ( مدينہ ميں ايك پہاڑ ہے ) ميں بكرياں چرا رہى تھى اس نے ايك بكرى كو موت كى كشمش ميں ديكھا تو ايك پتھر توڑ كر بكرى ذبح كردى، تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے كہا اسے نہ كھاؤ حتى كہ ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے اس كے متعلق دريافت نہ كر لوں، انہوں نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں كھانے كا حكم ديا"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2181 ).

واللہ اعلم .